رجسٹرڈ ایل ۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

سنہ ۱۳۱۸

چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۳۶ دار الامان قادیان ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء جلد ۴

بقیہ مضمون جناب سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

دیکھو نمبر ۲۲ - الحکم

(۱) امرا

امرا کو فیشنل لائف کے خیال نے ایسا محو کیا ہے کہ طرز معاشرت زمانہ کی بلا انکا پیچھا نہیں چھوڑتی سر و سامان زندگی کی بہم رسانی کی آفات سے رہائی مشکل ہو گئی - رات دن انہیں دھندوں سے فرصت نہیں ملتی - کہیں مکانوں کی آرائش کہیں لباس کی زیبائش - کہیں سیر و شکار کی طیاری - کہیں جلسہ عیش و نشاط کی باری - پس انہیں مشغلوں میں ان کی عمر بسر ہوتی ہے انکو تو بھولے بھی دین اور اُسکی پابندی کی طرف توجہ نہیں ہوتی - مال و جان اور ساتھ ہی ایمان تباہ ہو جائے مگر انکا مذاق اور فیشن پورا ہو - سادگی سے زندگی بسر کرنا ہی عیب ہے عقائد اسلامی اور احکام شریعت پر اندر ہی اندر شبہات پیدا ہو رہے ہیں - اس طبقہ میں کوئی خدا کا بندہ ہو گا جسکو فرائض اسلامی کی بجا آوری کی فکر ہو جس اولاد کے یہ بزرگ باپ ہوں اُس اولاد کا کیا حال بس خدا ہی حافظ ہے

تمام پیشہ ور اور کاروباری لوگ

ان سے نیچے کے طبقہ کے لوگ جن شغلوں میں پڑے ہیں زمانہ کی رفتار کے اثر سے وہ بھی محفوظ نہیں - ان کی نظریں اپنی محنت کا اجر لینے کے واسطے ہی اعلیٰ طبقہ کی طرف دوڑتے ہیں ایکے لئے ساز و سامان کی بہم رسانی اور انکی خواہشات کے مطابق انکی شغولی انکو سرگرداں کر رہی ہے - اگر ان شغلوں سے فراغت مل گئی تو باہمی بداندیشیاں اور منصوبہ بازیاں شروع ہو گئیں کوئی ہو گا جو اپنی کارسازی میں جائز ناجائز کا لحاظ رکھتا ہو - کوئی قانون دانوں کے بس میں - کوئی مقدمہ کرتا ہے کوئی کراتا ہے - اسی طرح ہر پیشہ اور ہر کام میں ایک غضب کا اندھیر مچا ہوا ہے - وہ سلامتی - اتقا - اور خشیت

کسی کے قول اور فعل میں کہاں۔ اگر کوئی سلیم الطبع ایسا ہے بھی تو اُسے کے تجربہ کار ہوشیار دوست اور مُشیر کب اسکو سچائی پر قائم رہنے دیتے ہیں۔ کثرت ضروریات زمانہ نے کاروبار کا دامن یہانتک لمبا کر دیا ہے کہ انکا سرانجام ہی ایک بلا بیدرمان نظر آتا ہے۔ وہ مشغولی اور مصروفیت ہے کہ فرائض کی بجا آوری کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ ادھر دوسری قوموں کے ساتھ مقابلہ لگا ہوا ہے۔ ہائے وہ دنیا میں بڑھ گئیں۔ انکی ترقی ایک الگ آفت ڈھا رہی ہے۔ خدا کی پناہ یہ بے سروپائی اور یہ کثرت اشتغال۔ دنیا بھی بڑی آب و تاب سے سامنے آتی اور دلوں کو للچاتی ہے۔ ایسے نظاروں اور شغلوں کے ہوتے ہوئے۔ دنیا سے وحشت اور بے رغبتی کا سبق کون دے۔

مدرسوں اور کالجوں کی مخلوق

کالجوں اور مدرسوں کے طالب علم ہیں کہ وہ بیچارے الگ ہی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا رہے ہیں۔ سائنس اور فلاسفی کی گرفت ان کو دم نہیں لینے دیتی۔ اسلامی صداقتوں پر کچھ تو دبی دبی چنگاریاں چھوڑتے ہیں اور کچھ علانیہ آتش افشانیاں کرتے ہیں اُن علوم حقہ کی جنکو ایمان کے قیام اور خدای پاک کی عظمت اور رسولی تعلیم کی عزت افزائی اور قدرشناسی میں دخل ہے ان نوجوانوں کی آنکھ میں کچھ قدر ہی نہیں۔ کالج کے احاطہ اور مدرسوں کی دیواروں کے اندر کوئی ایسا مسکین دل ہوگا جسکو فرائض اسلامی کی پابندی بھلی معلوم ہوتی ہوگی۔ تعلیم کے طوفان میں ایسے چکر کھا رہے ہیں کہ تعلیمی کا میابی کی سرگردانی انکو سب فرائض اسلامی سے محروم رکھتی چلی جاتی ہے۔ کالج سے باہر نکلتے ہی۔ جو ہر وہ اُگلتے ہیں وہ انکی فلاسفر اور بالغ العلوم اور مالک العلوم ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے

پہلے تو وہ متعلم تھے اب معلم بنے۔ اکسٹرا اسسٹنٹ بنے۔ بلیڈر بنے۔ ڈاکٹر بنے۔ خدا جانے کیا کیا بنے۔ مگر اسلام اور تعلیم اسلام کے ہمدرد اور معاون کم کم بنے۔

اس فساد عظیم میں اب تک جو کارروائی اصلاح کے لئے کی گئی وہ بھی مختلف المذاق انسانی مشغلوں کا نتیجہ تھی فساد کے سارے شعبوں پر نظر ڈالکر کسی نے اس کام کو اُٹھایا اور نہ پورا استقلال دکھلایا۔ کسی کا مذاق یہ ہے کہ قوم یوروپین وضع کے جنٹلمین دکھلائی دے۔ جاگنا۔ سونا۔ اُٹھنا بیٹھنا۔ کھانا۔ پینا۔ چلنا۔ پھرنا۔ رہنا سہنا۔ سب یوروپ ہی یوروپ ہو۔ کسی کا یہ مذاق ہے کہ پُرانی رسوم جو آباء و اجداد سے چلی آتی ہیں خواہ وہ کیسی ہی نقصان دہ ہوں انھی کی پابندی سے ترقی کی جاوے پُرانے ہی طریق جو اوقات مختلفہ میں محدود ترقی کے دلو ہمیں بھرنے تھے ان کو جاری کیا جاوے اس کش مکش نے جو محض انسانی عقلوں اور خیالات نفسانی کی پیروی میں ہوتی رہی کچھ نتیجہ پیدا نہ کیا اور قوم میں وہ روح اور زندگی جو تعلیم قرآنی کا پاک منشا ہے اور جسکی پابندی ہی باعث ترقی اور باعث نجات ہے پیدا نہیں ہوئی۔

مولویوں کا طبقہ

مولویوں کا طبقہ قوم کی نگاہوں سے کچھ ایسا گرا ہے کہ ان کا کچھ اعتبار ہی قوم کے لائق اور زمانہ شناس افراد نہیں کرتے اس طبقہ کا کثیر حصہ اپنی مفلسی اور محتاجی اور کمی معاش کے سبب سے حقیر ہو گیا ہے اور اس پست حالت نے انکی عقلوں۔ ارادوں۔ ہمتوں کو اور پست کر دیا ہے اور ان پر یہ مثل صادق آتی ہے

کو خویشتن گم است کرا رہبری کند

اگر زیادہ کمال اس فرقہ میں ہے تو صرف یہ کہ کسی پر کفر کا فتوی لگا کر اور قوم کو جھوٹھی اور بے ٹھکانے باتیں سنا کر ایک دوسرے کو آپس میں بیزار کرا دیویں اور اگر ہوسکے تو کشت و خون تک نوبت پہونچا دیں فتوے طیار کرائے پھریں اور ذرا ذرا سی بات پر مہریں لگوائیں اور اس کارروائی میں اپنا حلوا منڈا بھی کھاتے جاویں۔ خواہ مردہ دوزخ میں جاوے یا بہشت میں۔ اس فرقہ نے تو واقعی جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک اقوال یعنی احادیث کے لفظ لفظ کو پورا کر دیا ہے۔ بڑی ہمت انھوں نے کی ہے تو ان پیشگوئیوں کے پورا کر دینے میں جو صد ہا سال پیشتر کی گئیں۔

آخری نتیجہ

اب ان اندرونی اور بیرونی فسادات کی تفصیل اور تحقق وجود کے بعد بھی سچے مصلح کی تلاش نہ کرنا اور حقیقی مجدد کو نہ پہچاننا بجائے خود ایک فساد ہے کہ جو آخر کار قوم پر وہ فتوی لگا دیگا جو خود مجدد اور امام وقت کی عدم معرفت کے سبب سے امت کے ہادی صادق امین حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لگا دیا ہے من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ

اس مجدد اور امام کی شناخت کے واسطے اب کچھ زیادہ تلاش کی ضرورت نہیں ان فتن و فسادات پر جو زمانہ میں محیط ہو رہے ہیں علم پا جانے کے بعد اگر بر محل غور کیجاوے تو اس مجدد اور امام وقت کی شناخت خود بخود ہو جاتی ہے۔

حضرت اقدس کی پاک باتیں

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب بتلاؤ کہ کیا یہ نشانات اپنی صداقت اور ثبوت میں کسی اور خارجی دلیل کے محتاج ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ معجزات میں سے ایک ہی کافی ہے چنانچہ جب اُن سے معجزہ مانگا گیا ہے تو یہی کہتے رہے کہ یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان نہ دیا جاوے گا۔

میں نے پہلے بتلا دیا ہے کہ جو لوگ اندرونی حالات سے واقف ہوتے ہیں اُن کے لیے نشانات کی بڑی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ صرف رحم کرکے اُن کے مزید اطمینان اور اپنی ہستی منوانے کے لیے نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ مجھکو تعجب پر تعجب اور حیرت پر حیرت ہوتی ہے کہ لوگ اولیاء اللہ کے معجزات کے قائل ہیں اور ایسے ایسے خوارق اُن کے بیان کرتے ہیں جن کے لیے نہ کوئی دلیل ہے نہ عقلی یا نقلی ثبوت ہے اور وہ بطور قصّہ اور کہانی کے ان کی زمانہ کے بہت عرصہ بعد لوگوں میں مشہور ہوئے ہیں۔ مثلاً شیعہ ہی سے اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معجزات مانگو تو وہ اسقدر بیان کریں گے کہ گنتے گنتے تھک جائیں مگر جب ثبوت مانگیں تو کچھ بھی نہیں۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خوارق بکثرت بیان کئے جاتے ہیں مگر انکی کسی کتاب میں منقول نہیں ہیں اب لوگ خدا سے ڈریں اور سوچکر جواب دیں کہ جو باتیں صدہا سال بعد لکھی گئی ہیں انکی تو تصدیق کی جاتی ہے لیکن جو آنکھوں سے دیکھے گئے ہیں اُن کی تکذیب کی جاتی ہے **افسوس** یہ لوگ اتنا بھی تو نہیں سوچتے کہ خبر معائنہ کے برابر نہیں ہوتی سنی ہوئی بات کسی واقعہ صحیحہ کی برابری نہیں کرسکتی۔ اب میرے نشانات دیکھکر جو ان نشانوں کی تکذیب کی جاتی ہے یہ میری تکذیب نہیں یہ واقعات صحیحہ کی تکذیب ہے نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہے۔

یہ یاد رکھو کہ یہ مصیبت اس لیے آئی ہے کہ تقویٰ اور طہارت اُٹھ گیا اور قانون الٰہی یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت اُٹھ جاتی ہے اور دلوں میں رقت اور روحوں میں گداز ش نہیں رہتی اُس وقت **منذر نشان** پیدا ہوتے ہیں یہ مقام تو ڈرنے کا تھا۔ مگر افسوس ان لوگوں نے اندھے اور بہرے ہوکر ان نشانات الٰہیہ کو (جو تضرع اور ابتہال پیدا کرسکتے تھے ایمان میں ایک نئی زندگی بخش سکتے تھے) چھوڑ دیا اور صم بکم ہوکر گذر گئے ایسے لوگوں کے لئے ہم کیا کرسکتے ہیں ایسے لوگوں پر خدا کا فتویٰ لگ چکا ہے **صم بکم عمی فھم لا یرجعون**

ہماری جماعت کا فرض

مگر ہماری جماعت جس نے مجھے پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دے اس سے قوت یقین پیدا ہوتی ہے اس لیے ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ ان نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے اور جس نے دیکھے ہیں وہ انکو بتلادے جو غائب ہیں تاکہ برائیوں سے بچیں اور خدا پر تازہ ایمان پیدا کریں اور ان نشانات کو عمدہ پیرایہ سے سجا سجا کر پیش کریں یاد رکھو خدا کے دلائل اور براہین کو جو غور سے نہیں دیکھتے وہ اندھے ہوتے ہیں اور حق کو دیکھ نہیں سکتے۔ اور اُنکے سُننے کے کان نہیں ہوتے۔ یہ لوگ چارپائے بلکہ ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں اور خدا اُن کی زندگی کا متکفل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ متقی اور مومن کی زندگی کا ذمہ دار ہے **ھو یتولی الصّٰلحین** اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے دور اور جو پا یوں کے مشابہ ہیں انکی زندگی کا کفیل نہیں بھلا بتلاؤ تو سہی کہ کوئی آدمی ذبح ہوتے ہوئے بکروں کے سر پر بھی بیٹھکر روتا ہے؟ پھر جو لوگ بکروں سے بھی گئے گذرے ہیں انکی زندگی کی کیا پروا ہوسکتی ہے۔

جانوروں کی زندگی دیکھلو کہ محنتیں اُن سے لی جاتی ہیں اور انکو ذبح کیا جاتا ہے۔ پس جو انسان خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرتا ہے اسکی زندگی کی ضمانت نہیں رہتی۔ چنانچہ فرمایا **قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم** یعنی اگر تم اللہ کو نہ پکارو تو میرا رب تمھاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے یاد رکھو جو دنیا کے لیے خدا کی عبادت کرتے ہیں یا اُس سے تعلق نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ انکی کچھ پرواہ نہیں رکھتا۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

جن لوگوں کے ذمہ اخبار کا چندہ باقی ہے بہت جلد بھیجکر کارخانہ کی امداد فرماویں۔

چودھویں صدی کے عظیم الشان مجدد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضرورت۔ تبیرۃ اور تجدید دین کے متعلق سیرۃ المسیح موعود لیکر پڑھو جو دفتر اخبار الحکم سے ۸ر کو بلا محصول ڈاک ملے گی۔

رسالہ سراج الحق حصہ دوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں عجیب وغریب رسالہ طیار ہے قیمت ۸ر محصول ۱ر

المشتہر خاکسار سراج الحق نعمانی از قادیان دار الامان۔

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

الحکم کا آنیوالا رنگ

الحکم کے متعلق جو ضروری اصلاح اور ترمیم شروع سال سے اسکے زیادہ مفید اور کارآمد ہونے کے لئے ضروری ہے وہ ہم نے گذشتہ اشاعت میں حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - ایل - ایل - بی - کے ایما سے شائع کر دی ہے اور نہ کہ مذکورۃ الصدر بزرگوں ہی کی تجویز اور تحریک سے بلکہ انجمن فرقانیہ لاہور کے سکرٹری منشی تاج الدین صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی دار الامان کی موجودگی ہی میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی جس کے متعلق آج ایک کھلی چٹھی بطور ضمیمہ الحکم شائع کی جاتی ہے یہ چٹھی بھی مذکورۃ الصدر بزرگوں کی صلاح اور مشورہ کے بعد شائع ہوئی ہے

اب وہ وقت ہے کہ ہمارے احباب ہماری ہمت بندھائیں اور پورے معاون بنیں تاکہ الحکم زیادہ مفید زیادہ کار آمد ثابت ہو سکے اور اسکی موجودہ اشاعت کے نقائص کی اصلاح ہو جاوے - یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ۳۰۰۰۰ سے زیادہ آدمیوں کی جماعت کا کم از کم ایک اخبار سے تو ایسا ہونا چاہیئے جسکو اپنی قدر دانو کی طرف سے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملے اور اگر دو ۳۰۰۰۰ ہزار نہیں تو کم از کم ۳۰۰۰ یعنی تین ہزار ہی شائع ہو ہم امید کرتے ہیں کہ بہت جلد منظوری کے فارم ہمارے پاس پہونچیں گے -

---

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت

الفاروق کے مرتب نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی خصوصیات کو ایک جگہ تحریر کیا ہے جس کا اقتباس ہمارے معزز ہمعصر نیر آصفی نے بھی کیا ہے - ہماری رائے میں ایک اہم اور بہت بڑی بات جو حضرت ابوبکر صدیق رض کی سب سے نمایاں اور روشن تر کارگذاریوں میں داخل ہے اور جسکو انھوں نے مسند نبوت اور سجادہ خلافت پر رونق افروز ہوتے ہی اول حق خلافت ادا کیا وہ رہ گئی ہے گو اس کا ذکر ایک معمولی واقعہ کے رنگ میں الفاروق کے دوسرے مقام پر کیا گیا ہے - مگر جس وضاحت اور خصوصیت اور عظمت شان کے ساتھ چاہیئے تھا نہیں وہ بات کیا ہے ؟

مسیح بن مریم کی وفات پر اجماع

سب سے پہلا اجماع امت جس مسئلہ پر ہوا - اور سب سے پہلی کارروائی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی اور سب سے پہلی بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ اول رضی اللہ تعالے عنہ کے منہ سے نکلی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ہی تھی - اور یہی وہ نمایاں کارگزاری اور معرفت اور بصیرت اور استقلال اور اخلاقی جرأت تھی جسنے ثابت کر دیا کہ سیدنا ابوبکر صدیق ہی وہ شخص تھا جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد بلا فصل خلیفہ ہونے کا مستحق ہے -

خود جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کا وصال پا جانا ہی ایک ایسا واقعہ تھا کہ جس نے صحابہ کرام کو ایک نا قابل برداشت صدمہ سے حیران کر دیا - اور اسپر طرہ یہ ہوا کہ جناب **فاروق اعظم** رضی اللہ عنہ نے شمشیر برہنہ ہاتھ میں لیکر کہا کہ میں اُس شخص کا سر اُڑا دونگا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات پانے کا نام لے گا - ذرا اس واقعہ کی صورت کا تصور اپنے ذہن میں جماؤ پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ کیسی آفت اسلام پر آنے کو تھی - **فاروق اعظم** جیسا مقتدر بارعب بہادر انسان شمشیر برہنہ کھڑا ہے اور کسیکو جرأت نہیں ہو سکتی کہ انکی مخالفت کرے - اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کھڑے ہوتے ہیں اور بآواز بلند صحابہ کی بیشمار تعداد کے درمیان خطبہ پڑھکر کہتے ہیں کہ **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** تو وفات پا گئے اور اسپر دلیل یہ پیش کرتے ہیں **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل** آہ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک رسول ہی ہیں اور ان سے پیشتر جسقدر رسول آئے ہیں سب وفات پا چکے ہیں اس خطبہ کو سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنی تلوار میان کر لی اور یوں حضرت صدیق نے (خدا کی بے انتہا رحمتیں اُسپر ہوں) امت محمدیہ کو ایک فتنہ عظیم سے بچا لیا -

اب اس خطبہ سے جو بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلا خطبہ کئی ہزار صحابہ کی موجودگی میں پڑھا گیا صاف معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کا یہی مذہب تھا کہ مسیح بن مریم وفات پا گئے - ورنہ اگر صحابہ میں سے کوئی فرد بشر ایسا بھی تھا کہ جو مسیح کو زندہ سمجھتا تھا تو بتلانا چاہیئے کہ اُس نے حضرت

ابو بکر کے اس استدلال پر جرح کی ہو کیونکہ اگر کوئی رسول آپ سے پیشتر بھی زندہ تھا تو **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل** کا استدلال صحیح کیونکر ہو سکتا تھا؟ غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کی یہ پہلی کارروائی بالاتفاق مسلمانوں کے نزدیک مسلّم اور صحیح ہے پھر یہ کہنا کہ مسیح کی وفات پر اجماع نہیں ہوا؟ سخت حماقت اور بے دینی ہے۔ صحابہ اکرام کا اجماع تو صاف ثابت ہے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب بھی یہی ہے کیونکہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی فرمایا ہوتا کہ مسیح بن مریم زندہ ہے تو اس موقع پر کوئی صحابی اس روایت کو پیش کرتا۔ اس واقعہ سے اس قول کی بھی تردید ہو جاتی ہے جو **ان عیسی لم یمت** کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

فی الجملہ حضرت صدیق اکبر کو یہ بہت بڑی خصوصیت ہے اور امت پر آپ کا عظیم الشان احسان ہے

آریوں نے عیسائیوں کے ہاتھ کے ساتھ کھایا۔ اخبار تحفہ ہند سے معلوم ہوا کہ آریہ سماج کے نویں سالانہ جلسہ کی تقریب پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سکرٹری ماسٹر آتما رام اور کچھ اور آریہ سماجیوں نے ڈاکٹر بیتل کے گوشت چھوڑ دینے کے اقرار کرنے پر ڈاکٹر صاحب کے ساتھ کھانا کھایا۔ آنا عیسائی ڈاکٹر نے گوندھا اور خود ہی پکا کر دیا۔ اور عیسائی ڈاکٹر نے ہی لا کر رکھا۔ اور ان کے ساتھ بیٹھ کر ہی کھایا۔ دیکھیں آریہ پرتی ندھی سبھا اس عمل کو کہاں تک جائز قرار دیتی ہے اور آریہ سماج کے دوسرے ممبر کہاں تک اسکی تقلید کرتے ہیں۔ ماسٹر آتما رام نے صاف جواب دیا ہے کہ آریہ مذہب کے رو سے اُس شخص کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے جو گوشت نہ کھاتا ہو شراب نہ پیتا ہو اور صاف اور ستھرا رہتا ہو اس سے تو معلوم ہوا کہ اگر ایک بھنگی بھی ایسا کرے تو آریہ سماج کو اس کے ساتھ ضرور کھا لینا چاہیئے۔ چوہڑوں اور چماروں کو خوش ہونا چاہیئے کہ ایک دن آریہ سماج ان کے ساتھ بھی بشرطیکہ وہ صاف اور ستھرے رہیں اور شراب اور ماس چھوڑ دیں کھانے کو طیار ہو جاوے گی۔

انی مهین من اراد اهانتك

یہ ایک سچی بات ہے **لا تبدیل لکلمات الله** اللہ تعالے کی پیشگوئیاں پوری ہو کر ہی رہتی ہیں۔ حضرت حجت اللہ فی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم کو عرصہ دراز ہوا جب کہ یہ الہام ہوا تھا۔ جن لوگوں نے اس مقدس انسان کی توہین کا بیڑا اٹھایا وہ ناکام۔ نامراد۔ ذلیل اور خوار ہو کر یا تو دنیا سے چلے گئے یا غم و غصہ کی آگ کا مزہ چکھنے اور اپنی ذلت دیکھنے کے لئے ابھی تک موجود ہیں۔ ملانوں نے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مبارک آج آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں اس پاک انسان کی توہین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا۔ خدا کی شان ہے کہ خود حضرت اقدس کے مخالف لوگوں ہی میں انکی شرارتوں اور خباثتوں کو طشت از بام کرنے کے لئے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا۔ چنانچہ **کرزن گزٹ** دہلی میں ہر ہفتہ ان ملانوں کی جن چیدہ الفاظ میں قلعی کھولی جاتی ہے وہ کچھ ان کا ہی دل جانتا ہوگا۔ اسقدر الفاظ انھوں نے شاید خدا کے راستباز کے حق میں نہ بولے ہوں گے جو یہ آج سن رہے ہیں۔

کرزن گزٹ نے اس بات کا بیڑا اُٹھایا ہے کہ وہ ان ملانوں سے مسلمانوں کو رہائی دلائے۔

گو ملانوں نے ہندوستان کے مختلف اطراف میں منصوبہ کر کے اسپر نالش کرنی چاہی اور دھمکیاں بھی دیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کرزن گزٹ کے قلم میں زور اور جوش آ رہا ہے۔

اے ناحق شناس لوگو! سوچو اور غور کرو کہ کیا اب بھی خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کا یہ الہام کہ **انی مهین من اراد اهانتك** پورا نہیں ہوا؟؟؟

اعلان

حضرت مولنا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ایدہ اللہ کا لکچر **گناہ** اکثر احباب کی درخواستوں پر ہم نے نہایت خوشخط اور خوب صورت چھاپنا شروع کیا ہے اور اس مہینہ کے اخیر تک انشاء اللہ بالکل طیار ہو جاوے گا۔ گناہ کی حقیقت کفارہ اور تناسخ کا ابطال اور اسلامی طریق نجات پر قرآنی فلسفہ سے بحث کی گئی ہے۔ صرف چارسو جلد طبع ہونگی قیمت فی جلد ۲ر معہ محصولڈاک۔

(مینیجر الحکم)

ایڈیٹوریل

وَالقدر خیرہٖ و شرّہٖ من اللہ تعالیٰ

اہل اسلام کے ایمانیات میں سے یہ بھی ایک ضروری مسئلہ ہے کہ وہ اسبات پر ایمان لاتے ہیں کہ ہر شئے کی بھلائی اور برائی کا اندازہ اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے ہے مسئلہ تقدیر تمام بلند پروازیوں کا چشمہ اور ہر قسم کی ترقیوں کی ابتدا ہے۔ لیکن علوم حقہ سے ناواقف اور ناآشنا معترضوں کے نزدیک اسپر بھی اعتراض ہو سکتا ہے۔

ہمارے سید و مولے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ اسلام کے جن مسائل پر اور قرآن کریم کی جس آیت پر بد اندیش مخالف اعتراض کرتے ہیں اسی جگہ ایک عجیب و غریب نکتہ معرفت کا مرکوز ہوتا ہے حقیقت میں حضور اقدس کا یہ ارشاد آب زر سے جواہر کی تختی پر لکھنے کے قابل ہے۔

تقدیر کے مسئلہ پر جسقدر اعتراض کئے گئے ہیں وہ قلت تدبر کا نتیجہ ہیں ورنہ یہ مسئلہ ایسا صاف اور سلیس ہے کہ تھوڑی سی غور کے بعد سمجھ میں آجاتا ہے تقدیر کے معنے اندازہ کر نیکے ہیں ہم خواص الاشیاء کا دوسرا نام بھی تقدیر رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً آنکھ کا کام ہے دیکھنا اور آنکھ سننے کا کام نہیں دے سکتی جو کان کا کام ہے۔ بس آنکھ کی تقدیر یہی ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے یہی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے خواص اور اندازہ کا عالم کل ہے۔ اسی تقدیر کا ایک نام قرآن کریم میں ہدایت بھی ہے۔ کیونکہ ہدایت خواص طبعی کا نام بھی ہے۔ اب اسقدر بیان کے بعد تقدیر کا مفہوم سمجھ لینے میں کوئی دقت پیش نہیں آسکتی۔ اب ہم تقدیر کے اس پہلو پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ جو کوتاہ نظر مخالفوں کی نظر میں تاریک پہلو ہے اور وہ یہ ہے کہ گویا مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ کسی آدمی کا نیک ہونا یا بد ہونا ازل سے ٹھہرایا گیا ہے جسکو نیک ہونا ہے وہی نیک ہوگا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ انسان مجبور ہے۔ کسی نیکی یا بدی کرنے میں اپنا کوئی اختیار نہیں رکھتا ہے اور پھر ایسی صورت میں کسی بدی پر سزا دینے کے کیا معنے ہیں۔

یہ اعتراض ہے جو مسئلہ تقدیر پر کیا جاتا ہے اگرچہ اس اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں رہتی جبکہ تقدیر کے معنے سمجھ لئے جاویں اور خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا پر غور کی جاوے۔ تاہم مغالطہ رفع کرنے کیلئے ہم اس کی اور بھی تصریح کر دیتے ہیں۔ اس اعتراض کے کرنے والے یورپی فلسفہ کے بخاری نئی روشنی کے فرزند ہیں۔ اور وہ مانتے ہیں کہ انسان مختار مطلق ہے جو چاہے سو کرے ہمکو سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسے دانشمند اتنا نہیں سوچتے کہ جبکہ انسان مختار مطلق ہے اور جو چاہے سو کر سکتا ہے پھر اسکو اعمال بد کی سزا دینا خواہ وہ تناسخ کا گورکھ دھندا یا دنیوی مصائب اور تکالیف کا جال ہی کیوں نہ ہو کیونکر انصاف ہو سکتا ہے؟ جیسے ایک مجبور مطلق کو سزا دینا انصاف کے خلاف ہے ویسے ہی ایک مختار مطلق کو سزا دینا بھی درست نہیں ہے

بس

یہ مسئلہ اسی ہیئت اور حیثیت میں درست اور تمام ترقیوں کی جڑ ہے جو اسلام نے بیان فرمائی ہے یعنی اسلام نے انسان کو مجبور مطلق قرار دیا ہے اور نہ مختار محض بلکہ انسان کی فطرت اس قسم کی بنائی ہے کہ بعض افعال ایسے ہیں جو انسانی طاقت کے اندر ہیں جیسے زبان سے بولنا۔ آنکھ سے دیکھنا ہاتھ سے کام لینا وغیرہ وغیرہ اور بعض قویٰ ایسے ہیں جو اس کے قبضہ اقتدار و اختیار سے باہر ہیں جیسے زبان کی قوت ذائقہ یا جوارح انسانی کا نشو و نما۔

اب

جو قویٰ ایسے ہیں کہ جو اس کے تابع ارادہ ہیں انپر احکام اسلامی اور شریعت کا فتویٰ ہے اور جو اسکے حیطہ اقتدار سے باہر ہیں انپر کوئی فتویٰ نہیں مثلاً اگر ایک شخص خواب میں کسی غیر عورت سے مباشرت کرے تو اسلام کی رو سے اسپر زنا کی حد قائم نہ ہوگی کیوں؟ یہ امر اسکے حیطہ اقتدار سے باہر تھا ہاں اگر دیدہ و دانستہ زنا کرے تو وہ سزا یاب ہوگا

پس

انصاف کر کے بتلاؤ کہ کیا مقدس اسلام کی اس تعلیم پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ہدایت نامہ میں جو القرآن ہے جبر اور اختیار کا کوئی لفظ استعمال ہی نہیں کیا گیا کہ۔ اور اسبات کو کھول کھول کر بتلا یا ہے کہ انسان جو دکھ اٹھاتا ہے اپنی خطاری اور کرتوتوں کی وجہ سے یہ امر قرآن کریم میں ایسا واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ہم کو کسی حوالہ کی ضرورت نہیں۔ ہمکو ملت اسلام کا باپ ابراہیم حنیف علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کہتا ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ یعنی جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے فی الجملہ تقدیر کا مسئلہ تمام پروازیوں کی جڑ ہے اور یہ اسلام کا فخر ہے کہ اسی نے تقدیر کا مسئلہ بیان کر کے ترقی کی راہ کھولدی کیونکہ جب نقصان رساں چیزوں اور نفع بخش اشیاء کے اندازے اور علم کا نام تقدیر ہے تو جیسا کرے گا ویسا پاوے گا تا اصول مدنظر رہ کر انسان نیکی کی طرف توجہ کرے گا۔ یہ ہے تقدیر کی حقیقت جو ہم سمجھے ہیں۔

بیعت جدید

مولوی بدر الدین صاحب زمیندار ویرووال آباد - امرتسر
امام الدین صاحب کپور تھلہ
عبد الحکیم صاحب - طالب علم - ہوشیارپور
محمد خان صاحب نمبردار - راجیوال ضلع لدھیانہ
شمس الدین خان صاحب ۔ ۔
جیوے شاہ صاحب ۔ ۔
منشی نور الدین صاحب - حاجی پورہ ریاست کپور تھلہ
منشی غلام حسین صاحب ۔ ۔
قاسم بیگ صاحب - بڈھا گھورایا ضلع سیالکوٹ -
اللہ بخش صاحب - کالا خطائی ۔ ۔
مبارک خان صاحب - فیض پور - لاہور
سردار خان صاحب - بھوپڑہ - ضلع گوجرانوالہ
منشی محمد صاحب مکی - پشاور
کرم الٰہی صاحب گھڑی ساز لاہور لاہوری دروازہ
حاکم خان صاحب - کرہی - حال جمعدار کپور تھلہ
عبد الرحمن صاحب عرائض نویس - دہرہ دون
مولوی عبد الرحیم صاحب کرنول - حیدر آباد دکن
محمد ظہیر الدین خان صاحب - گوڑیانی ضلع رہتک
عبید اللہ صاحب - تارا گڑھ - گورداسپور
محمد الدین صاحب نومسلم - حمشید جوزد - لاہور
میاں نتھو صاحب بار نمبر ۱۰۲ ضلع جھنگ
مولا بخش صاحب چونڈا ضلع سیالکوٹ
محمد راستی صاحب نمبردار - ہاری پرگام - کشمیر
پیر بخش صاحب - پھلور - جالندھر
محمد بخش صاحب - ٹرانہ - جھنگ
نظام الدین صاحب مستری پیٹی - لاہور -
غلام دستگیر صاحب - مدراس -
غیاث الدین صاحب ہیڈ ڈویژن نہر جہلم
حسین بخش صاحب - ستھرا انبالہ
شیخ غلام حسین صاحب - بدوملی - سیالکوٹ
کرم الدین صاحب افریقہ - جمعدار
عبد الکریم صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
میر مراد علی صاحب کلرک -
محی الدین صاحب - ۔ میر فقیر احمد صاحب - سید عبد الغنی صاحب
میاں قادر بخش صاحب چک سکندر - امرتسر
سردار محمد صاحب چک نمبر دار ۴۰۳ لائل پور
شیخ غلام محی الدین صاحب بزاز پالم پور کانگڑہ
احمد خان صاحب - بازار کوتوالی درم سال خاص
منشی حیات محمد صاحب - چکوال -
عبد الغنی صاحب ریاست پٹیالہ

عجیب و غریب مرہم

المعروف

بمرہم عیسی و بمرہم رسل و بمرہم شلیخہ

معزز بھائیو! یہ ایک نہایت ہی پرتاثیر اور نادر مرہم ہے اس مرہم کے طیار کرنے میں سب سے بڑی مشکل تو اس کے اجزا بہم پہنچانے میں ہے کیونکہ اکثر اجزا نادر الحصول ہیں اور اس ملک میں انکا دستیاب ہونا مشکل ہے ہم بڑی خرچ کے ساتھ اس مرہم کو طیار کرتے ہیں اسکو ہر ایک زمانہ کے طبیبوں نے آزمایا اور اسکی اعجازی تاثیرات کو بلا اختلاف سب نے تسلیم کیا - حکماء یورپ بھی اس کے عجیبہ خواص کے قائل ہیں خالص یقینی صحیح اور آلایش سے پاک خاص ترکیب کے ساتھ ہم ہی اسکو طیار کرتے ہیں ایک دفعہ ضرور آزمایش کرے

فوراً اچھا کئے دور برا اثر کرتا ہے

ہر قسم طاعون - سرطان کے زخم خنازیر - (کنٹھ مالا) گلٹیاں - بدھ ہر طرح کے ناسور - زخموں کے کیڑے - پرانے گندے زخم - پھنسی - پھوڑے گھاؤ - گنج - خارش - طرح طرح کی جلد کی بیماریاں چوٹوں کے زخم - موچ تلی کے ورم - بواسیر کے درد - ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا - کانوں سے ریم کا بہنا جانوروں کا کاٹ لینا - جل جانا - عورات کی خطرناک بیماریاں - سرطان رحم وغیرہ وغیرہ کا دنیا بھر میں لاثانی علاج ہے

قیمت فی ڈبیہ ۸/ عہ

کارخانہ مرہم عیسی المعروف بمرہم عیسی حکیم محمد حسین بھاٹی دروازہ لاہور سے طلب کرو

اشتہار

سررشتہ میونسپل

میلہ مال مویشی و اسپان دیوالی ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار دس روپے مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاوے گا اور مبلغ پانسو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاوے گا اگر کسیکو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوا لے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہئیں ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہوں گے اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودھ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاوے گا یعنی ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء دو وقت صبح اور شام دودھ دھکر وزن کیا جاویگا ور نیز میلہ اسپان بھی حسب دستور سابق اس موقعہ پر ہوگا - فروخت اسپان پر ایک روپیہ فیصدی محصول لیا جاویگا واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مال کے دیا جاتا ہے وہ بوقت واپسی یعنی باہر نکال لے جانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جانے گا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصولیابی قیمت کے رہے گی -

دستخط

المشتہر

مسٹر - جے - جی - اکسپ صاحب
بہادر سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر

۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

ممیرا کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹر دینے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دہندجالا پر وال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ ۱ھ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کی اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیے۔ المشتہر پروپرائٹر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں حیلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اسلئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مضافات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے
راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم سانگی صاحب۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال پر کیا ہر مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پر وال پڑنے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انکیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اس کے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔
راقم خان بہادر محمد حسین خاں۔ ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

۳۔ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔
راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴۔ میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے
راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا

غلام مولا